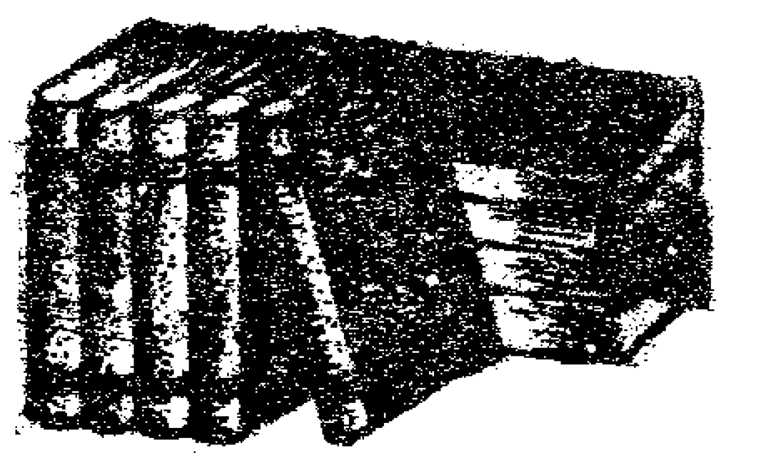

○ تبصرہ نگار: ڈاکٹر ابو سلیمان شاہ جہانپوری
○ " س

تعارف و تبصرہ کُتب

تذکرہ علمائے پنجاب۔ دو جلدیں | مصنف اختر راہی صاحب۔ ناشر: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور
صفحات ۸۶۰۔ قیمت درج نہیں۔

تحقیق و تصنیف کا ذوق رکھنے والے جن نوجوانوں پر نظر ٹھہرتی ہے اور جن سے علمی دنیا کے مستقبل کی توقعات وابستہ نظر آتی ہیں ان میں پروفیسر اختر راہی بھی ہیں۔ ان کی علمی و تصنیفی زندگی کے سال ابھی اکائیوں ہی میں گنے جاسکتے ہیں۔ لیکن ان کی تحقیقات ایک علمی دائرے میں قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہیں۔ وہ اپنے دینی علمی ذوق کے راستے آہستہ آہستہ علمی ادبی دنیا میں آرہے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مزاج میں ٹھہراؤ۔ طبیعت میں استقامت، مطالعہ پر اعتماد اور تحریر و بیان کا سلیقہ ہے۔ ان کی ایک تصنیف "تذکرہ مصنفین درس نظامی" کے عنوان سے تھی۔ اس کا پہلا ایڈیشن بھی خوب تھا لیکن دوسرے ایڈیشن نے ان کے ذوق علم و تحقیق اور سلیقہ تالیف و تدوین کا نقش دل پر ثبت کر دیا۔ اس دوران میں اگرچہ ان کی ایک تالیف "اقبال، سید سلیمان ندوی کی نظر میں" بھی آئی۔ لیکن ان کا معرکہ آرا کام "تذکرہ علمائے پنجاب" ہے۔ ان کے اس قابل قدر کام نے ان کے علمی مستقبل کا فیصلہ کر دیا۔

زیر نظر مجموعہ تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری کے علماء کے تراجم اور علمی خدمات کا احاطہ کرتا ہے پنجاب سے مراد وہی خطۂ زمین ہے جو پچھلی دو صدیوں سے پنجاب کے نام سے معروف رہا ہے۔ اور علمائے پنجاب سے مراد وہ تمام علماء ہیں جن کے آباؤ اجداد کئی نسلوں اور پشتوں سے پنجاب میں آباد چلے آرہے تھے۔ ایسے حضرات بھی ہیں جو ملک کے کسی اور خطے، صوبے سے یہاں آکر آباد ہو گئے۔ جو پنجاب سے صرف نسل و وطن کا یا صرف تاریخ کا تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ مودودی صاحب۔ احسان اللہ خاں، تاجور نجیب آبادی اور مولانا عبید اللہ سندھی کے ناموں کی شمولیت اسی اصول پر کی گئی ہے۔ فاضل مؤلف ایک خاص مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے بلا امتیاز مسالک اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی۔ شیعہ علماء کے حالات کا احاطہ اور خصائص علم و ذوق کا تذکرہ کیا ہے۔

ایک ایسا کام جو بہت وسائل کے ساتھ ایک علمی ادارے کو انجام دینا چاہئے تھا ایک صاحب ذوق نے اپنے محدود وسائل اور ذاتی شوق کی بنا پر پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ اس میں بعض علمائے دین خصوصاً

بعض معروف اہلحدیث علمائے دین کا نظر انداز ہو جاتا ہے یا بعض غیر علماء کا اس میں شامل ہو جانا جو اپنے نام کے ساتھ مولوی یا مولانا کا سابقہ رکھتے تھے کوئی تعجب انگیز اور حیران کن بات نہیں۔ کئی خامیوں کے باوجود مؤلف کی یہ علمی کاوش نہایت قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔ اور اب تک علمائے پنجاب پر جو مختلف دائروں میں کام ہوئے ہیں۔ ان میں جامع تر یہی ہے۔ بعض اہل تشیع علماء کے حالات پڑھنے کے بعد ہی اس کے شیعہ ہونے کا پتہ چل جاتا ہے۔

مناسب تھا کہ عنوان ہی میں یہ چیز واضح کر دی جاتی تاکہ التباس نہ رہتا۔ یہ تذکرہ علمی حلقوں میں مقبول ہوگا۔ اور ناشر کو جلد ہی اس کی دوسری اشاعت کا سروسامان کرنا پڑے گا۔ مجھے امید ہے کہ پروفیسر اختر راہی اس وقت اسے جامع ترین اور علم و تحقیق کا معیار بنا دینے میں اپنی پوری پوری کوشش صرف کر دیں گے۔

کاغذ عام۔ کتابت طباعت اچھی اور جلدیں خوبصورت ہیں۔ امید ہے کہ اس کی قیمت بھی مناسب ہوگی۔

ڈاکٹر ابو سلیمان شاہجہانپوری

شرح قصیدہ بانت سعاد | کعب بن زہیرؓ کے مشہور نعتیہ عربی قصیدے کی تحقیقی اردو شرح علامہ فضل احمد عارف ایم اے کے قلم سے نہ صرف صاحب قصیدہ بلکہ قصیدہ کے شان نزول، مضامین خصوصیات پھر قصیدہ کے شارحین، مترجمین، تخامیس، تشطیرات معارضات پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی۔ یورپ میں دیوان کی اشاعت کی سرگزشت پر تحقیقی مباحث شامل ہیں۔ صفحات ۱۹۱ قیمت ۱۶ روپے۔ ناشر ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی۔ نعت گوئی ادب عربی فن معانی و بیان و بدیع سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے خاص طور پر معلوماتی چیز ہے۔

مکاشفۃ القلوب | حجۃ الاسلام امام غزالی کی مشہور اصلاحی و سلوکی کتاب کا سلیس عام فہم اردو ترجمہ جناب مولانا قاری عطاء اللہ صاحب کے قلم سے جسے مکتبہ اسلامیات کوچہ بوڑھے شاہ چوک وزیر خان اندرون دہلی دروازہ لاہور نے بڑے آب و تاب اور اہتمام سے شائع کیا ہے۔

سات سو اٹھائیس صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ معارف، تصوف، نفسانی امراض اور اس کے علاج کے لئے اہم اور معرکۃ الآرا مباحث پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ اب وہ تشنگانِ معرفت بھی غزالی کے چشمہ صافی سے استفادہ کر سکتے ہیں جن کی رسائی امام موصوف کے عربی و فارسی تصانیف تک نہیں ہو سکتی تھی

قیمت ۴۸ روپے۔ (س)

خیر البراھین فی غیر المقلدین | غیر مقلدین اور عدم تقلید پر حضرت مولانا خیر محمد جالندھری مرحوم ملتان کا ایک علمی و تحقیقی رسالہ۔ صفحات ۲۷ قیمت پانچ روپے پچاس پیسے۔ ناشر۔ مکتبہ خیر المدارس ملتان